مسئلۂ ایصالِ ثواب

از

فقیہ العصر حضرت مولانا
مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی
نور اللہ مرقدہ

فقیہ العصر مفتی سید عبد الشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ ایصال ثواب

الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

واضح ہو کہ اموات مسلمین کے لیے دعا مغفرت اور ایصال ثواب بالاتفاق مستحب ہے ہر شخص کو شرعاً یہ اجازت ہے کہ جب چاہے اور جس قدر چاہے میت کے لیے دعائے مغفرت کرے یا کسی بدنی یا مالی عبادت کا ثواب پہنچائے۔

اہل سنت کے نزدیک اموات مسلمین کو ان کے زندہ اقارب واحباب کی جانب سے دعا کا فائدہ اور عبادت بدنیہ اور عبادت مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے ،اور وہ دعا اور ایصال ثواب کے منتظر رہتے ہیں اور جب کوئی شخص ان کے لیے دعا کرتا ہے یا کوئی ثواب انہیں پہنچاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور پھر دعا کرنے والا یا ثواب پہنچانے والا بھی اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن یہ اختیار کسی شخص کو حاصل نہیں ہے کہ وہ دعا اور ایصال ثواب کے لیے اپنی طرف سے کوئی خاص وقت یا تاریخ متعین کرلے اور ہمیشہ اسی کی پابندی کیا کرے۔

ایصال ثواب کا طریقہ

انسان جو نیک کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کو یہ اختیار بھی

عطا فرمایا ہے کہ اپنا ثواب جس کو پہنچانا چاہے پہنچا دے، اور صرف اس کہنے سے کہ یا اللہ میرے اس کام یا اس صدقہ کا ثواب فلاں شخص کو پہنچا دے یا میں نے اس کام یا اس صدقہ کا ثواب فلاں شخص کو بخش دیا، اس میت کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

شریعت مقدسہ نے ثواب پہنچانے کے لیے اس طریقہ کے علاوہ کوئی خاص صورت اور خاص قیود مقرر نہیں فرمائیں، اور رسول اکرم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا تابعین، یا ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی ایصال ثواب کے لیے کسی خاص تاریخ اور خاص قید کا متعین کرنا ثابت نہیں۔

قیودات و تعینات

بعض لوگوں نے ایصال ثواب کے لیے خاص خاص صورتیں اور نئے نئے طریقے ایجاد کر لیے ہیں اور ہمیشہ اسی کی پابندی کرتے ہیں کسی نے ایصال ثواب کے لیے خاص دن مقرر کر لیے کسی نے صدقہ کے لیے خاص خاص چیزیں اور ان کی مقدار متعین کر لی۔ کسی نے مقامات کی تعیین کر لی کہ مثلاً قبر پر ہونا چاہیے، کسی نے کوئی قید لگائی کسی نے کسی قید کا اضافہ کر لیا۔

ان قیودات اور تعینات مخترعہ کی وجہ سے ایصال ثواب جیسا نیک کام بدعات کا مجموعہ بن گیا اور حسب تصریحات فقہاء کرام وہ بجائے مفید ہونے کے الٹا نقصان و گناہ کا سبب ہو گیا۔

ایصال ثواب کے متعلق جس قدر قیودات و تعینات ایجاد کی گئی ہیں ان میں سے بہت سی ایسی صورتیں ہیں کہ فقہاء کرام کے زمانہ میں وہ پیدا ہو گئی تھیں

ان کے احکام تو فقہاء کے کلام میں مذکور ہیں لیکن بہت سی ایسی ہیں کہ ان کا وجود بعد میں ہوا اس لیے خاص ان کا ذکر کتب فقہ میں نہیں ملتا۔

نام کے علماء

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان بدعات کی ترویج واشاعت میں عوام الناس زیادہ قابل الزام نہیں ہیں بلکہ وہ نام کے علماء ہیں جنھوں نے ایصال ثواب کے حیلہ سے انھی بدعات ومخترعات کو اپنا منتہاء مقصد بنالیا ہوا ہے، اور عوام کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ ایجادات جائز بلکہ مستحب وسنت ہیں اور بجائے اس کے کہ بدعات سے ان کو نفرت دلاتے اور سنت نبویہ کی تعلیم دیتے اوراس کے اتباع کا شوق اور محبت ان کے دلوں میں پیدا کرتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات ان پر پیش کرتے، ائمہ دین وسلف صالحین کی پاک سیرت انہیں سکھاتے، ایک طوفان بدعت میں ان کو غرق کردیا۔

علماء حق کے خلاف زہر اگلنا

اوراسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ان خداترس اور اہل حق علماء کے خلاف زہر اگلنا شروع کردیا جنھوں نے ان کو بدعات سے آگاہ اور مطلع کیا اور بدعت کے برے انجام اور نتیجۂ بد سے خبردار کیا۔ حالانکہ اہل حق فقہ حنفیہ کی صریح عبارتیں پیش کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف اشارات بیان کرتے ہیں مگر یہ لوگ ان کے خلاف وہابی غیر مقلد ہونے کا پروپیگنڈہ کرکے عوام کے دلوں میں ان کی طرف سے شکوک پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ فقہ حنفی کی

صریح مخالفت کر کے حقیقت میں خود ہی وہابی غیر مقلد بنتے ہیں، مگر ان بدعات کی اشاعت سے جو آمدنی ان کو ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں فقہ کی تقلید اور سنت نبوی کی اتباع کی ان لوگوں کو کچھ پرواہ نہیں رہتی ۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتباع سنت کی توفیق عطاء فرمائیں اور بدعات ورسومات سے اجتناب اور بچنے کی توفیق دیں، آمین۔